Backgrounder
Office of Public Affairs
U.S. Embassy

رابطہ: رچرڈ سنیلسائر
ترجمان
0300-501-2640

2 ستمبر 2009
برائے فوری اجراء
160/2009

صدر براک اوبامہ کا افطار ڈنر کے موقع پر خطاب

جناب صدر: براہ مہربانی تمام مہمانان اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، آپ کا شکریہ۔ میرے لئے یہ باعث مسرت ہے کہ میں وائٹ ہاؤس میں رمضان کریم کے خصوصی موقع پر آپ کی میزبانی کر رہا ہوں۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اتنی بڑی تعداد میں سفراء، اپنی انتظامیہ کے متعدد ارکان اور کانگریس کے معزز ارکان بشمول دو اولین مسلم رکن کانگریس کیتھ ایلی سن اور آندرے کارسن کو خوش آمدید کہنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں۔ وہ دونوں کہاں ہیں؟

میں یہاں چند مزید افراد کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ ہمارے درمیان سینیٹر رچرڈ لوگر موجود ہیں جو خارجہ امور کی کمیٹی کے عہدیدار ہیں۔ ڈک لوگر کہاں ہیں؟ وہ رہے۔ رکن ایوان نمائندگان جان کونیرز، چیئرمین جیوڈیشری کمیٹی، رکن ایوان نمائندگان رش ہولٹ بھی یہاں موجود ہیں۔ رش آپ کا شکریہ۔ کیا ہم آپ کیلئے کرسی تلاش کریں رش؟

رکن ہولٹ: میں ٹرین کی طرف جا رہا ہوں۔

جناب صدر: میں نے آپ کو جالیا ہے۔

ہمارے درمیان وزیر دفاع گیٹس ہیں۔ ہمارے اٹارنی جنرل ایریک ہولڈر اور وزیر صحت وانسانی وسائل کیتھلین سیبیلیس بھی یہاں موجود ہیں۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میں تمام امریکی مسلمانوں کو خوش آمدید کہنا چاہتا ہوں جو یہاں موجود ہیں اور جن کا تعلق مختلف شعبہ ہائے زندگی سے ہے۔ یہ تقریب رمضان منانے کی ہماری کوششوں کا ایک حصہ ہے اور وائٹ ہاؤس میں افطار ڈنر کی میزبانی کی دیرینہ روایت ہے۔

لگ بھگ ایک ارب سے زیادہ تعداد میں مسلمانوں کے لئے رمضان کا مہینہ انتہائی ریاضت اور تفکر کا وقت ہوتا ہے۔ یہ وقت خدمت اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کا ہے۔ اور یہ وہ وقت بھی ہے جس میں خاندان اور دوست احباب اپنے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے اکھٹے ہوتے ہیں اور اس میں وہ اپنی کمیونٹی اور مجموعی طور پر انسانیت کا جشن مناتے ہیں جو ہم سب کا مشترکہ اثاثہ ہے۔ یہ وہ جذبہ ہے جس سے سرشار ہو کر میں آپ سب کو یہاں وائٹ

ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

آج شام کی افطار ایک ایسی رسم ہے جو اس رمضان میں تمام پچاس ریاستوں کی کھانے کی میزوں اور مساجد میں بھی منائی جا رہی ہے۔ اسلام، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، امریکہ کا حصہ ہے۔ اور ایک وسیع تر امریکی قوم کی طرح امریکی مسلم کمیونٹی بھی غیر معمولی طور پر فعال اور متنوع ہے جس کے خاندان کئی نسلوں سے یہاں قیام پذیر ہیں اور بعض حال ہی میں نقل مکانی کر کے یہاں آئے ہیں، جن میں بے شمار رنگ و نسل اور قومیتوں کے حامل مسلمان شامل ہیں اور وہ دنیا کے کونے کونے میں اپنی جڑیں رکھتے ہیں۔

بلاشبہ امریکہ میں مسلمانوں کی خدمات کی ایک طویل فہرست ہے جنہیں گنوایا نہیں جا سکتا کیونکہ مسلمان ہمارے معاشرتی تار و پود اور ملک میں باہمی طور پر ملے ہوئے ہیں۔ امریکی مسلمان کاروبار اور انٹرٹینمنٹ، فنون لطیفہ، کھیلوں، سائنس اور طب کے شعبوں میں کامیاب ہیں۔ اس کے علاوہ وہ کامیاب والدین، اچھے پڑوسی اور سرگرم شہری بھی ہیں۔

اس لئے اس موقع پر ہم رمضان المبارک کا جشن مناتے ہیں اور ہم اس بات کا بھی جشن مناتے ہیں کہ کس طرح مسلمانوں نے امریکہ اور اس کی ثقافت کو مالا مال کیا۔ ہر دو طریقوں سے کہیں معمولی انداز میں اور کہیں بڑے پیمانے پر۔ آج شب ہم ان خدمات کے چند نمونے دیکھتے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ بعض واقعات شیئر کرنا چاہوں گا۔

علیشباہ خان کے بیٹے کریم نے اپنے ملک کے لئے سب سے بڑی قربانی دی اور اپنی جان عراق میں نچھاور کر دی۔ کریم نے ہائی اسکول کی تعلیم سے فارغ ہوتے ہی فوج میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے اپنے ساتھی فوجیوں کا خراج تحسین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پرپل ہارٹ اور برونز اسٹار کے اعزازات حاصل کئے۔ علیشباہ نے اپنے بیٹے کے بارے میں تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "وہ ہمیشہ خدمت کرنا چاہتا تھا چاہے کسی طرح بھی بن پڑے۔" آج وہ آرلنگٹن کے قومی قبرستان میں ہزاروں ہیروز کے ساتھ ابدی نیند سو رہا ہے۔ اس کی قبر پر ایک ہلال کندہ ہے جس طرح دوسری قبروں پر عیسائیوں کی صلیب یا یہودیوں کا ستارہ ایستادہ ہوتا ہے۔ یہ بہادر امریکی موت کے بعد بھی اکھٹے ہیں جس طرح اپنی زندگی میں ساتھ ساتھ تھے ۔ اپنے ملک سے مشترکہ وابستگی اور ان اقدار کے ساتھ جو اُن کو بہت عزیز تھیں۔

اُن اقدار میں سے ایک اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہے۔ ایک ایسا حق جو آئین کی پہلی ترمیم میں دیا گیا ہے۔ نشالہ ہیرن جو مسکوجی، اوکلاہامہ سے یہاں آئی ہیں اور وہ اس حق کے لئے انتہائی کمسنی میں اُس وقت ڈٹ گئی تھیں۔ جب ان کے ڈسٹرکٹ اسکول نے انہیں بتایا کہ وہ حجاب نہیں پہن سکتیں۔ انہوں نے احتجاج کیا کہ یہ تو ان کے مذہب کا حصہ ہے۔ محکمہ انصاف نے ان کا ساتھ دیا اور انہوں نے اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق جیت لیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے کانگریس میں سماعت کے لئے واشنگٹن کا سفر بھی کیا۔ اُن کے الفاظ رواداری کا درس دیتے ہیں جو بداعتمادی سے کہیں ارفع ہے۔ یہ

بات انہوں نے اپنے اسکول میں کہی جب وہ پہلی مرتبہ اسکارف اوڑھ کر گئیں۔انہوں نے کہا کہ میرے ساتھی بچوں نے میرے لئے تعریفی کلمات کہے۔

ایک اور لڑکی بلقیس عبدالقادر ہے جس نے اپنے اسکول میں کامیابی کی منازل طے کیں۔وہ پانچ فٹ پانچ انچ کی بھی نہیں ہیں۔بلقیس کہاں ہیں؟ یہاں ہیں۔کھڑی ہو جائیں تاکہ ہم (دیکھ سکیں)۔میں تمام لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ ہیل والے جوتے پہنے ہوئے ہیں۔وہ صرف پانچ فٹ پانچ انچ کی ہیں۔بلقیس نے میسا چوسٹیس کی تاریخ میں ہائی اسکول باسکٹ بال کی کھلاڑی ربیکا لوبو کا سب سے زیادہ پوائنٹ اسکور کرنے کا ریکارڈ توڑا۔انہوں نے حال ہی میں ایک صحافی کو بتایا کہ "میں بہت سی مسلمان لڑکیوں کو متاثر کرنا چاہتی ہوں اگر وہ باسکٹ بال کھیلنا چاہتی ہیں۔سب کچھ ممکن ہے اور وہ بھی ایسا کر سکتی ہیں۔"بطور آنر کی ایک طالبہ اور ایک ایتھلیٹ کے بلقیس میمفیس کی جانب گامزن ہیں اور وہ نہ صرف مسلمان لڑکیوں کے لئے ایک مثال ہیں بلکہ ہم سب کے لئے بھی باعث رشک ہیں۔

بے شک ہم جانتے ہیں کہ جب اُن اتھلیٹس کی بات ہوتی ہے جنہوں نے امریکہ کو متاثر کیا تو اس میں ایک آدمی (کا نام) ضرور شامل ہوگا جو عظیم ترین کے لقب سے جانا جاتا ہے۔اگرچہ محمد علی آج کی تقریب میں ہمارے ساتھ نہیں ہیں، یہ ضروری ہے کہ ان کی شاندار کامیابیوں پر ایک نگاہ ڈالی جائے کیونکہ انہوں نے اکھاڑے میں ایک بے مثال لڑاکا سے لے کر ایک ایسے انسان کی جانب سفر کیا ہے جو نہایت باوقار اور معزز ہے اور جس نے اس مقصد کے لئے لڑائی جاری رکھی جس کی صداقت پر اُس کو یقین ہے اور جس میں یہ تصور بھی شامل ہے کہ تمام عقائد کے حامل انسانوں میں مشترکہ اقدار بھی ہیں۔ میں اُن کے اُس قول کو پسند کرتا ہوں جس کی چند سال قبل انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا اور یہی وجہ ہے کہ وہ وہ عظیم ترین ہے۔انہوں نے کہا کہ "دریا، تالاب، جھیلیں اور ندیاں ۔۔ یہ سب مختلف نام ہیں لیکن ان سب میں پانی موجود ہے۔بالکل اسی طرح مذاہب میں بھی ۔۔اُن سب میں سچائیاں موجود ہیں۔"

اُن سب میں سچائیاں موجود ہیں۔ان سچائیوں میں امن کی تلاش اور تمام انسانوں کی عظمت بھی شامل ہیں۔ان سچائیوں کو ہمیشہ مشترکہ بنیادیں تلاش کرنے کی اساس بننا چاہیئے۔اور یہی وجہ ہے کہ میں خوش ہوں کہ آج رات ہم سب یہاں اکھٹے ہیں جن میں بہت سے ممتاز امریکی مسلمان اور سفارتکار موجود ہیں اور اُن کے ساتھ مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگ ۔۔ عیسائی، یہودی اور ہندو تشریف فرما ہیں۔

ہم سب کی یہ مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ہم مشترکہ مفادات اور باہمی احترام پر مبنی تعلقات کو فروغ دیں۔اور بطور صدر میری اُن بنیادی باتوں میں سے ایک ہے جن کا میں نے اندرون و بیرون ملک عہد کر رکھا ہے۔یہ اس نئی ابتداء کا بنیادی محور ہے جس کی شروعات کے لئے میں نے امریکہ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے درمیان کوشش کی ہے۔اور یہ وہ عہد ہے جس کی ہم اس ماہ مقدس میں تجدید کر سکتے ہیں۔

اس لئے آج شب ہم ایک عظیم مذہب اور اس کے عدل و انصاف اور ترقی کے عہد کا جشن مناتے ہیں۔ہم امریکی مسلمانوں کی خدمات اور ان بہت

سے مسلمانوں کوخراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے اپنی جانیں دے کر مثبت مثالیں قائم کی ہیں۔اور ہم ایک بار پھر خود کو ایک بہتر اور زیادہ پُر امید دنیا کے قیام کے لئے کام کرنے کے لئے وقف کرتے ہیں۔

آج شام یہاں آنے کے لئے آپ نے جو قیمتی وقت نکالا اُس کے لئے میں آپ سب کا مشکور ہوں۔اور اس کے ساتھ ہی میں سمجھتا ہوں کہ ہم کھانا شروع کر سکتے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ کھانے کے مینیو میں کیا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ کھانا اچھا ہوگا۔آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

###